سوال

(437) گواہی دینے کا شرعی طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ دن پہلے ایک قتل ہوا، میں نے گولی چلنے کی آواز سنی اور ایک آدمی کو ہاتھ میں بندوق لیے ہوئے بھی دیکھا لیکن گولی چلاتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے عدالت میں گواہی دیدی ہے کہ اسی آدمی نے قتل کیا ہے، کیا یہ گواہی شرعاًدرست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ کی رو سے اپنے مشاہدہ کی گواہی دی جا سکتی ہے۔ ظن و تخمین اور قیافہ سے عین ممکن ہے کسی بے گناہ کو دھر لیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ایک عورت صبح کی نماز کے لئے مسجد میں آنے کی تیاری کر رہی تھی۔ اچانک کسی نے اس سے زنا بالجبر کا ارتکاب کر لیا اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاگ نکلا۔ اتفاقاً ایک دوسرا آدمی وہاں سے گزرا تو عورت نے شور مچایا اور دادرسی کے لئے اس سے فریاد کی۔ اتنے میں چند آدمی اور آگئے تو عورت نے انہیں بھی اپنی مدد کے لئے پکارا، انہوں نے دوسرے شخص کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا ہم نے اسے جائے وقوعہ سے بھاگتے ہوئے قابو کیا ہے۔ عورت نے بھی اس کے خلاف گواہی دے دی کہ اس نے زبردستی میری عزت کو لوٹا ہے۔ ملزم نے صفائی پیش کرتے ہوئے کہا اس عورت نے مجھے اپنی مدد کے لئے پکارا تھا اور میں وہاں سے متعلقہ شخص کو پکڑنے کے لیے دوڑا تھا لیکن عورت کا اصرار تھا کہ یہ خلاف واقعہ بات کہتا ہے اور اصل مجرم یہی ہے۔ بیانات سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اسے رجم کرنے کے لئے لے جا رہے تھے کہ ایک آدمی کانپتا ہوا آیا اور کہا یہ بے گناہ ہے، اصل مجرم میں ہوں۔ میں نے اس عورت سے زنا کا ارتکاب کیا تھا، لہٰذا اس کے بجائے مجھے رجم کیا جائے۔ (نسائی) اس طرح ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا۔ پولیس نے ایک شخص کو اس حالت میں گرفتار کیا کہ اس کے خون آلودہ ہاتھوں میں چھری تھی اور ایک مقتول اس کے سامنے خون میں لت پت ہوا پڑا تھا۔ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں پیش کیا گیا، حقیقت حال دریافت کرنے پر اس نے اعتراف ''جرم'' کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ اسے جرم قتل کی پاداش میں قتل کر دیا جائے۔ جلاد اسے مقتل کی طرف لے جا رہا تھا کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ قاتل میں ہوں، لہٰذا اس کے بجائے میرا سر قلم کر دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے اقراری مجرم سے کہا کہ جب اصل قاتل یہ ہے تو پھر تیرا اعتراف جرم کس بنا پر تھا؟ اس نے کہا حالات ہی ایسے تھے اگر میں اس وقت انکار کرتا تو میری بات کو کون تسلیم کرتا دراصل واقعہ یہ ہے کہ میں پیشہ کے لحاظ سے قصاب ہوں۔ گائے ذبح کرنے کے لئے باہر میدان میں گیا اسے ذبح کر کے کھال اتار رہا تھا کہ مجھے اچانک پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی میں نے چھری ہاتھ میں لئے ویرانے کا رخ کیا تو دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک شخص خون میں لتھڑا پڑا ہے، گھبراہٹ کے عالم میں کھڑا ہو کر دیکھ رہا تھا کہ آپ کی پولیس نے اسی حالت میں مجھے گرفتار کر لیا۔ [الطرق الحکمیہ، ص ۵۵]

اس بنا پر سائل نے اگر دوسرے شخص کو اپنی آنکھوں سے گولی چلاتے ہوئے دیکھا ہے تو اس کی گواہی دی جا سکتی ہے بصورت دیگر کئی ایک خطرات کے جنم لینے کا اندیشہ ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:439